نظرات

پاکستان ایک قومی مملکت ہے۔ اور قومی ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ایک اسلامی مملکت بھی ہے۔ اسی طرح آج دنیا میں مسلمانوں کی بہت سی قومی مملکتیں ہیں، جن کی اساس ان مسلمانوں کی اپنی مخصوص قومیتیں ہیں۔ اب اگر قومیت منافی ہے اسلام کے، تو اس سے یہ حتماً لازم آتا ہے کہ مسلمانوں کی ایک قومی مملکت اسلامی نہیں ہوگی اور اسی طرح ضروری ہے کہ ان کی ایک اسلامی مملکت بھی قومی مملکت کی نقیض مانی جائے۔ یاد رہے کہ یہ مسئلہ نفسِ مملکت کے بارے میں ہے۔ اور اس میں زیرِ بحث بات صرف یہ ہے کہ آیا مسلمانوں کی قومی مملکتیں اسلامی ہونے کا استحقاق رکھتی ہیں یا نہیں۔ باقی رہا یہ سوال کہ کسی مسلمان مملکت کا کس طرح کا آئین ہو۔ اور اس میں کیسے قوانین وضوابط نافذ کیے جائیں، تو اس میں بحث کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہے گا۔ اور ان مملکتوں کی رائے عامہ ان کی تشکیل و ترتیب میں برابر اثر انداز ہوتی رہے گی۔ آئین اور قوانین وضوابط بہرحال ایک معین زمان و مکان میں ترتیب پاتے ہیں۔ اور چونکہ زمان و مکان میں برابر تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اس لیے ایک اسلامی مملکت کے آئین اور قوانین وضوابط کا کسی قسم کے تغیر و تبدل سے ماوراء ہونا سمجھ میں آنے والی بات نہیں۔ مثال کے طور پر اتا ترک کے انقلاب کے بعد ترکی کا آئین سیکولر بنا دیا گیا، لیکن ترکوں کے لیے اس امر میں مطلقاً کوئی مانع نہیں کہ کل کو اگر وہ چاہیں تو اپنے آئین کی اس نوعیت کو تبدیل کر دیں اور اسے کوئی دوسری شکل دے دیں۔ ایک مسلمان قوم جو خود مختار ہے۔ اور اپنی تقدیر کی خود مالک ہے۔ اسے پورا حق حاصل ہے کہ وہ اپنے لیے آئین بنائے اور نظم و نسق حکومت کے لیے قوانین وضوابط وضع کرے۔ اس میں غلطیاں ہو سکتی ہیں، جن کی اصلاح کا دروازہ بے شک ہمیشہ کھلا رہنا چاہیئے۔ لیکن مسلمانوں کی ایک قومی مملکت جس

ہیں وہاں کے مسلمان عوام پوری آزادی سے اپنے رائے کے اظہار کا حق رکھتے ہوں، اسے اس بنا پر اسلامی ماننے سے انکار کرنا کہ وہاں کا آئین یوں نہیں، یوں ہے۔ اور اس میں اس طرح کے قوانین و ضوابط رائج ہیں صحیح نہیں

مسلمانوں کی قومی مملکتیں اس دور کا ایک تاریخی تقاضا ہیں اور صدیوں کی جدوجہد کے بعد ان کا موجودہ شکل میں وجود پذیر ہونا ممکن ہو سکا ہے۔ آج کی دنیا میں جو معاشی و سیاسی قوتیں برسرِکار ہیں۔ اور پچھلی ایک دو صدیوں میں بین الاقوامی حالات و واقعات کی جو روش رہی ہے۔ ان سب کا مجموعی نتیجہ نہ صرف عالم اسلام کا بلکہ باقی دنیا کا بھی مختلف قومی مملکتوں میں منقسم ہونا ہے۔

پاکستان کا موقف یہ ہے کہ مسلمانوں کی آزاد خود مختار مملکت قومی ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی بھی ہو سکتی ہے۔ اور یہ کہ مسلمانوں کی قومیت اور اسلام ایک دوسرے کے متناقض نہیں، بلکہ یہ ایک وحدت ہیں، ایسی وحدت جو کئی ایک اکائیوں پر مشتمل ہے۔ چنانچہ اس بنار پر پاکستان ایک طرف ایران اور ترکی کی قومی مملکتوں سے اسلامی و قومی رشتے استوار کر رہا ہے اور دوسری طرف وہ عرب مملکتوں سے جو اتحاد عرب میں منسلک ہیں، کہتا ہے کہ اتحاد عرب اور اسلام میں کوئی بنیادی تضاد نہیں۔ اسلام تو اگلی منزل ہے مسلمانوں کی ان تمام قومیتوں کی اور ہم عرب، ترک، ایرانی، افغان اور انڈونیشی ہوتے ہوئے اسلام کے ایک وسیع تر دائرے کے اندر رہ سکتے ہیں۔

یوں بھی چھوٹی چھوٹی وحدتوں کا دور اب ختم ہو رہا ہے۔ اور دنیا میں علاقائی، دفاعی، سیاسی، معاشی، بلکہ نظریاتی بنیادوں پر بڑی بڑی وحدتیں بن رہی ہیں۔ چنانچہ مسلمان ملک باہم مل کر اسلام کی نظریاتی اساس پر ایک عظیم وحدت قائم کر سکتے ہیں جو اس لحاظ سے تو بے شک دوسروں سے جدا اور ممتاز ہوگی کہ وہ ایک اسلامی وحدت ہوگی، لیکن چونکہ اس کے اصول و مبادی اور مقاصد و عزائم اتنے ہی عمومی ہیں جتنی کہ خود انسانیت، اس لیے یہ وحدت دوسروں کو اپنے سے دُور کرنے والی (EXCLUSIVE) کے بجائے دوسروں کو اپنے اندر شامل کرنے والی (INCLUSIVE) ہوگی۔